احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات | صفر ۱۴۱۴ھ، ۲۲۔ وفا ۱۳۷۲ہش، ۲۲۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۳

سچا ایمان ـــ رضاءِ باری کا باعث

ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا ہے۔ اور اس کا مقرب پیارا اور نعمتوں کا جاذب بناتا ہے۔ وہ ایمان ہر قسم کے شکوک اور شبہات اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہوتا ہے۔ وہی انسان کو کامیاب کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نصِّ صریح ہے۔ (ـــ) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے، اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتے۔ اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ تو کیونکر کامیاب اور بامُراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مُفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہُوا۔"

(ملفوظات جِلد اوّل صـ۴۷)

تقویٰ کا تقاضا ہے کہ آزمائش کے مقام پر ثابت قدم رہیں

از حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"پس جب کسی شخص کا نفس کھیلا جائے اور وہ نظام جماعت کے نمائندوں پر اعتراض کرتا ہے تو ان کا فرض ہے کہ اس کو منہ توڑ جواب دیں۔ اس کو کہیں کہ تم اس سے پہلے کہاں تھے۔ تم باتیں وہ بیان کر رہے ہو جو سال، دو سال، چار سال، پانچ سال، دس سال پہلے کی باتیں ہیں۔ تم ساتھ شامل رہے ہو۔ تم نے پہلے کیوں ہمیں نہ بتایا۔ تم نے پہلے کیوں نظامِ جماعت کو متوجہ نہیں کیا۔ تم اس شخص کے ساتھ پہلے کیوں تعاون کیا کرتے تھے۔ پس یہ تمہاری انانیت ہے اور ہم خدا کے بندے ہیں اس لئے تم ہم پر غالب نہیں آ سکتے۔ یہ باتیں ہم سے نہ کرو۔ یہ رویّہ اختیار کرنے کی بجائے جو لوگ ان کا ساتھ پن اختیار کرتے ہیں (کلام پاک) فرماتا ہے کہ پھر وہ ان جیسے ہی ہو جاتے ہیں۔ اگر تم اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرو گے اور ان کے ساتھ خلا ملا رکھو گے تو رفتہ رفتہ تم حزب شیطان بنتے چلے جاؤ گے اور پھر یہ گروہ بنتے ہیں اور انانیت کا ایک دوسرا دَور شروع ہوتا ہے۔ پہلے اپنے نفس کی مخفی طاقتوں پر ناز کرنے کے نتیجہ میں یا اپنے نفس کی ان فضیلتوں پر نگاہ رکھنے کے نتیجہ میں جو اللہ ہی کی طرف سے ان کو عطا ہوئی تھی وہ خدا کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے نتیجہ میں گروہ بندی کرتے ہیں اور ان کا گروہ ان کے گرد جمع ہو جاتا ہے اور وہ ان کے سردار بننے لگتے ہیں اور یہ سارے مل کر اپنی اس گروہی طاقت کے برتنے پر پھر خدا کے نمائندوں پر دوبارہ اور زیادہ طاقت سے حملے کرتے ہیں اور اس طرح نظام جماعت میں تفریق کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی کئی جماعتیں ہیں جن پر میری نظر ہے۔ بہت سی جگہ میں نے بہت کوشش کی۔ محنت کی اور سمجھایا اور اللہ کے فضل کے ساتھ وہ لوگ سمجھ گئے اور جماعت کی بھاری تعداد چونکہ ان لوگوں سے منہ پھیر گئی اور نظام جماعت کے ساتھ وابستہ رہی۔ اس کی مؤید رہی اس لئے ان کی شیطانی طاقتیں اگر مر نہیں گئیں تو مٹ گئی ہیں ذلیل اور رسوا ہو چکی ہیں اور رجیم بن کر ساری دُنیا کے سامنے ظاہر ہو گئی ہیں۔ جب یہ رجیم طاقتیں کسی جماعت میں (دبی) رہیں گی۔ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے غلبہ نصیب رہے گا۔ جب یہ رجیم طاقتیں بہت سے بندوں پر اثر انداز ہو جائیں اور جماعت کے ایک حصّہ کو لپیٹ لیں تو وہاں خدا کے بندے تھوڑے رہ جاتے ہیں اور شیطان کے بندے بڑھ جاتے ہیں۔ پس ان عادتوں کو اور ان لوگوں کو خوب اچھی طرح پہچانیں۔ تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ آزمائش کے مقام پر ثابت قدم رہیں۔"

(فرمودہ ۹ر اپریل ۱۹۹۳ء)

اعلان دارالقضاء

(مکرم فاروق عثمان صاحب بابت ترکہ مکرم غلام علیخان صاحب)

○ مکرم فاروق عثمان صاحب ساکن مکان ۱۷/۳۲ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ انکے والد مکرم غلام علی خان صاحب ولد پیارا خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ ۱۳/۱۹ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ میں سے ان کا حصہ ۱۰ مرلے درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔	محترمہ صاحب خاتون صاحبہ	بیوہ
۲۔	مکرم ماسٹر غلام سرور ناصر صاحب	بیٹا
۳۔	" مولوی عزیز محمد اطہر صاحب	۔۔۔
۴۔	" عبدالقدیر صاحب طاہر	۔۔۔
۵۔	" رفیق احمد نعیم صاحب	۔۔۔
۶۔	" سمیع احمد صاحب	۔۔۔
۷۔	" محمد وسیم احمد صاحب	۔۔۔
۸۔	مکرمہ بی بی زینب صاحبہ	بیٹی
۹۔	" بی بی ہاجرہ صاحبہ	۔۔۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ۲۲۔ جولائی ۱۹۹۳ء

آسائش اور مصیبت

دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے لئے آسائش نہ چاہتا ہو اور مصیبت سے دُور نہ دوڑتا ہو۔ بعض لوگ تو ذرا ذرا سی بات پر کہہ اٹھتے ہیں۔ کیا مصیبت ہے۔ اور اپنی مزعومہ مصیبت کو گھمبیر ظاہر کرنے کے لئے یہ بھی کہہ دیتے دیتے ہیں کیا سیاپا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ ہے بڑا سخت اور ناپسندیدہ بھی لیکن اپنے حالات سے بے اطمینانی کا اظہار کرنے کے لئے یہ لفظ بھی استعمال کر ہی لیتے ہیں۔

آسائش حاصل کرنا ہم سب کا حق ہے۔ اس کے لئے کوشش کرنا بھر پور جواز کا حامل ہے۔ اور اس کی خواہش کرنا تو عین فطرت ہے۔ لیکن مصیبت کا ذکر ذرا سوچ ہی کے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری مصیبت کا ذکر دوسروں کی بھی پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ ہم سے کم ہی سہی لیکن سننے والوں کو ہماری پریشانی پریشان کر دیتی ہے اور اس طرح ہم پریشانی کا احساس پھیلانے کا باعث بن جاتے ہیں۔

آسائش تو کوشش سے حاصل کی جاتی ہے۔ مصیبت کوشش سے بھی دُور کی جا سکتی ہے۔ اور احساس سے بھی، غالباً کوشش کی نسبت احساس سے زیادہ۔ کیونکہ مصیبت کا زیادہ تر احساس ہی سے تعلق ہے۔ ایک شخص ایک بات یا ایک حالت کو مصیبت سمجھتا ہے اور دوسرا اس بات کو ہنس کھیل کر گذار دیتا ہے۔ ایسے لوگ یہ کہنے کے عادی ہوتے ہیں "کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے" اور واقعی ان کے لئے کوئی مسئلہ ہوتا ہی نہیں۔ وہ ہمت اور حوصلہ سے کام لیتے ہیں۔ طوفان بھی ہو تو انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ ہر لمحہ گذر جاتا ہے۔ ہر حالت بدل جاتی ہے۔ مشکل کے بعد آسانی کا دَور آ جاتا ہے۔ اسی بات کے پیش نظر وہ مشکل کو مشکل ہی نہیں سمجھتے۔ مصیبت کو مصیبت ہی نہیں جانتے۔

دراصل یہ بھی آسائش حاصل کرنے کا ایک طریق ہے۔ مصیبت کو مصیبت ہی نہ سمجھا جائے۔ ایک تو مصیبت از خود ٹلتی نظر آئے گی اور دوسرے اس مصیبت کو ٹالنے کے لئے سکون سے کام کرنے کی مہلت مل جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حوصلہ و ہمت عطا فرمائے۔

تدبیر کا دے دیتے ہیں تقدیر کو الزام
جیسے کوئی کرتا ہے بڑے شوق سے ناکام
اپنی جو خطا ہے اسے اپنی ہی کہو تم
کیوں کوئی غلط بات کہو، وہ بھی سرِعام

——— ابوالاقبال

حسیں تر ہے سکوتِ کوہ و صحرا
گھنی آبادیوں کی موسیقی سے
فقط اُس مست لمحے میں زباں کھول
کہ جب نغمہ ہو خوش تر خامشی سے

جہاں آئینہ ہے تُو رُوبرُو ہے
جدھر بھی دیکھتا ہوں تُو ہی تُو ہے
کبھی تیری قبا تاروں بھری رات
کبھی رُخ پر نقابِ رنگ و بُو ہے

کبھی تُو کوہ و صحرا میں خراماں
کبھی استادہ نزدِ آبجو ہے
کبھی تُو میری جاں میں جلوہ افروز
کبھی تُو میرے دل کی آرزو ہے

غمِ ہستی سے بیگانہ بنا دے
امینِ رازِ میخانہ بنا دے
ترے ہاتھوں میں میری خاکِ دل ہے
جو تُو چاہے تو پیمانہ بنا دے

کھلا مجھ پر یہ ان کی دوستی سے
خموشی خوب تر ہے موسیقی سے
جو محوِ دید ہے، وہ آشنا ہے
خموشی کے سرودِ سرمدی سے

ادب سے وقت کو جنبش نہیں ہے
ادب سے دم بخود کون و مکاں ہیں
کوئی گذرا ہے چرخِ نیلگوں سے
مہ و انجم میں قدموں کے نشاں ہیں

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقینِ عمل

مرضوں کا صحیح طور پر علاج بغیر انسپکٹروں کے نہیں ہو سکتا۔ پس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے انسپکٹروں کو مختلف علاقوں میں دوروں کے لئے بھیجے۔ جب وہ دوروں سے واپس آئیں تو ان سے صحیح حالات معلوم کئے جائیں اور انسپکٹروں سے دریافت کیا جائے کہ سستی دکھلانے والی جماعتوں کی سستی کی وجوہ کیا ہیں اور پھر اس کا علاج کیا جائے۔ مرکز میں بیٹھے رہنے سے ان حالات کا صحیح طور پر پتہ نہیں چل سکتا۔ اور مرکز پر بیرونی جماعتوں کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ مرکز میں دفتر موجود ہے اور پھر جہاں ہر قسم کی واقفیت رکھنے والے آدمی پائے جاتے ہیں۔ مگر کیا جو سامان قادیان کی مجالس کو حاصل ہیں وہی کیا باقی مجالس کو بھی حاصل ہیں۔ قادیان میں علم والے آدمیوں کی بہتات ہے اور اعلیٰ قابلیت رکھنے والوں کی بہتات ہے۔ نصیحت اور وعظ کرنے والوں کی بہتات ہے۔ جماعت کی کثرت کی وجہ سے ہر قابلیت کا آدمی مل سکتا ہے لیکن ان حالات کو بیرونی جماعتوں پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہر جگہ نہ اتنی قابلیتوں کے آدمی مل سکتے ہیں نہ اتنے علم و وسعت ہیں نہ وہاں اتنے وعظ و نصیحت کرنے والے میسر آسکتے ہیں۔ نہ وہاں جماعت کی اتنی کثرت ہے کہ خدام الاحمدیہ کے نظام کو جماعتی طور پر دباؤ ڈال کر قائم کیا جا سکتا ہو بلکہ بعض مقامات میں ایک احمدی ہے۔ بعض میں دو۔ بعض میں تین۔ بعض میں چار یا اس سے کم و بیش احمدی ہیں اور بعض مقامات ایسے ہیں۔ جہاں کوئی احمدی بھی تعلیم یافتہ نہیں۔ بعض جگہوں پر قابل آدمی مل سکتے ہیں۔ بعض جگہوں پر نہیں مل سکتے۔ اور بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں قابل آدمی تو موجود ہیں لیکن ان کی قابلیت چھپی ہوئی ہے۔ جب تک ان کو ابھارا نہ جائے اس وقت تک وہ قابلیتیں ہمارے کام نہیں آسکتیں۔

پس ضروری ہے کہ انسپکٹر مقرر کئے جائیں جو باہر کی جماعتوں کی پورے طور پر نگرانی کریں اور جو قانون مرکز میں جاری کئے جائیں ان کو رواج دینے کی کوشش کریں۔

(اقتباس از تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

لجنہ کالم

ہماری جماعت کی عورتوں کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ ہم کیا کر سکتی ہیں کہ کچھ کوشش کریں کیونکہ عورتیں اسی طرح خدا تعالیٰ سے کلام کر سکتی ہیں جس طرح مرد کر سکتے ہیں۔ عورتیں اسی طرح دنیا کی راہنمائی کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں اور عورتیں اسی طرح دنیا کی بدیاں دور کر سکتی ہیں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ عورتوں میں اور مردوں میں دین کے معاملے میں کوئی بھی فرق نہیں۔ عورتیں بھی مردوں کی طرح ہی دین کی خدمت کر سکتی ہیں۔ پس تم یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت میں ایک جیسی قوتیں رکھی ہیں۔ اگر مرد کمال حاصل کر کے خدا تک پہنچ سکتے ہیں تو عورتیں بھی پہنچ سکتی ہیں۔ مرد (دعوت الی اللہ) کر سکتے ہیں تو عورتیں بھی کر سکتی ہیں۔ مرد دنیا کی رہنمائی اور ہدایت کا موجب ہو سکتے ہیں تو عورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ ہاں فرق ہے تو صرف اتنا کہ مرد اپنے حلقہ کے اندر دعوت الی اللہ کر سکتے ہیں اور عورتیں اپنے حلقہ کے اندر باقی اس قسم کا کوئی فرق نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے روحانی سلسلہ کو صرف مردوں کے لئے کھول رکھا ہو اور عورتیں اس سے محروم ہوں۔ لاہور ایک مرکز ہے یہاں سے عورتوں کے متعلق کئی رسالے اور اخبار نکلتے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں۔ یہاں ہماری جماعت کی عورتوں کو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے اور دعوت الی اللہ میں بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ دیکھو ایک ایسے آدمی کی نسبت جس کی ساری کوشش اور سعی صرف اس لئے ہو کہ دنیا مل جائے وہ آدمی کس قدر خوش قسمت اور بانصیب ہے جس کو اپنی کوشش اور سعی سے یہ امید ہو کہ اس طرح میرا خدا مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ اور جب خدا خوش ہو جائے گا۔ تو دنیا خود بخود ہی مل جائے گی۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہاں کی عورتیں دن رات اسی فکر میں لگی نظر آتی ہیں کہ دنیاوی ترقی حاصل کریں۔ اس کے متعلق جلسے کرتی ہیں۔ مضمون لکھتی ہیں اخبار اور رسالے نکالتی ہیں۔ لیکن چونکہ (دینی خاتون) سے ناواقف ہیں۔ اس لئے اپنے مضامین میں ایسی ایسی باتیں لکھ جاتی ہیں جو دین کو کمزور کرتی ہیں اور الٹے اعتراض پیدا کراتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اگر ہماری جماعت کی عورتیں جنہیں خدا تعالیٰ نے دین سیکھنے کا عمدہ موقعہ دیا ہے۔ خود دین سیکھیں اور اوروں کو سکھائیں تو بہت جلدی دین حق اور اپنی جماعت کے لئے ترقی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ عیسائیوں میں عورتیں (ـــــــ) کے لئے جاتی ہیں اور ایسی ایسی جگہوں پر جاتی ہیں جہاں مرد بھی نہیں جا سکتے۔ اور جب ایک ماری جاتی ہے تو دوسری اس کی جگہ جانے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور جب دوسری ماری جاتی ہے تو تیسری اور چوتھی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو عیسائی کر لیتی ہیں۔ جب عیسائی عورتیں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ جو احمدی عورتیں خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنے کے لئے کھڑی ہوں گی خواہ ابتداء میں انہیں تکلیفیں اور مصیبتیں ہی کیوں نہ اٹھانی پڑیں تو وہ کامیاب نہ ہوں۔ ضرور ہوں گی۔ لیکن سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اول تم خود دین کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ جو خود نہیں جانتی تو اوروں کو کیا سکھا سکے گی۔ یہ مت خیال کرو کہ اب ہم کچھ نہیں سیکھ سکتیں۔ قادیان میں بیسیوں ایسی عورتیں ہیں جو (کلام اللہ) کا ترجمہ پڑھ چکی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں جنہوں نے بچہ پیدا ہونے کے بعد کلام اللہ کا ترجمہ پڑھا ہے۔ بس اگر کوئی ہمت کرے تو ضرور پڑھ سکتی ہے۔ جو کوئی اردو جانتی ہے وہ کلام اللہ کا ترجمہ دیکھ کر پڑھ لیا کرے اور اسی طرح ترجمہ شدہ حدیثوں کو پڑھیں اور جو اردو نہیں جانتی جس طرح مرد اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک درس دیتا ہے اسی طرح عورتیں کیوں نہ اکٹھی ہوں اور جو پڑھی ہوئی ہوں وہ سب کو سنا دیا کریں اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جہاں مردوں کو درس دیتے ہیں وہاں عورتوں کو کیوں نہ دیں اگر ہر روز نہیں تو ہفتہ میں ایک دفعہ یا مہینہ میں ایک دفعہ (کلام اللہ) پڑھا دیا کریں۔ تم انہیں درس دینے کے لئے مجبور کر سکتی ہو۔ اسی طرح وہ عورتیں بھی جو پڑھی ہوئی نہیں پڑھ سکتی ہیں۔

الفضل ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء

شذرات

بوسنیا امداد

اقوام متحدہ کے ایک افسر نے کہا ہے کہ سابق یوگوسلاویہ میں جھگڑے کو اب تیسرا سال شروع ہونے والا ہے اور لڑائی کے خطوط زیادہ سے زیادہ مبہم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اسی لئے وہاں پر انسانی ہمدردی کے ناطے دی جانے والی امداد کا تقسیم کیا جانا انتہائی مشکل امر بن گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے وہ کارکن جو جنگ زدہ علاقوں میں امداد ضرورتمندوں کو پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان کا کام انتہائی خطرات سے دوچار ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر میں امداد دینے والے علاقوں میں جو خطرات موجود ہیں ان کے مقابلہ میں یہ خطرہ سب سے زیادہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہاں امداد دینے کی انسانی کوششوں کو ہر ممکن طریق سے ناکام بنایا جا رہا ہے۔ اگرچہ یہ امداد انسانی ناطے سے دی جانا مقصود ہے لیکن اسے سیاسی اور فوجی مخالفت کا سامنا ہے اقوام متحدہ کے افسران نے کہا ہے کہ جو امداد ضرورت مندوں کے لئے لے جائی جاتی ہے اس کا بہت قلیل حصہ ہم تک پہنچتا ہے اور ہمیں امداد کے لئے پورا سامان بھی میسر نہیں آتا۔ اقوام متحدہ کے مہاجرین کے دفتر نے کہا ہے کہ مشکلات تینوں اطراف سے سامنے آرہی ہیں۔ سرب کروٹ اور مسلمان اور ان تینوں کی لڑائی کی وجہ سے مشکلات بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ایک سرکاری افسر نے یہ بھی کہا ہے کہ وہاں حالات افغانستان سے بھی زیادہ بدتر ہیں۔

قیامِ امن / امریکی ٹیم

بتایا گیا ہے کہ یزک رابین وزیر اعظم اسرائیل نے اس بات کی تائید کی ہے کہ امریکہ مشرق وسطی قیامِ امن کی گفتگو کے سلسلے میں ایک وفد اس علاقے میں بھیجے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

تحریر کی اہمیت و افادیت

لفظ "تحریر" کے معنی الحاج مولوی فیروزالدین صاحب نے اپنی کتاب فیروزاللغات اردو حصہ دوئم میں درج ذیل لکھے ہیں تحریر (تح۔ریر) مؤنث (۱) نوشت لکھت (۲) دستاویز۔ نوشتہ (۳) عبارت۔ مضمون لکھنے کا ڈھنگ (۴) چٹھی، رقعہ، خط وکتابت (۵) ہلکی لکیر وہ باریک خط جو نقوش، تصاویر وغیرہ پر کھینچ دیا جاتا ہے۔ (۶) گوٹہ وغیرہ کی مغزی جو سنجاف کے نیچے لگائی جاتی ہے (۷) اقلیدس۔ ہندسہ کی ایک کتاب (۸) لکھائی کی اجرت (۹) آزاد کرنا۔ رہا کرنا۔ چھوڑ دینا۔

اس کی دو اقسام ہیں۔ (۱) تحریر اجازتی۔ (۲) تحریر ظہری۔

تحریر اجازتی مقروض اور قرض خواہ کے درمیان اس مطلب کا اقرار نامہ کہ مؤخر الذکر اپنا دعویٰ ملتوی رکھ کر مقدم الذکر کو اس کی رائے کے مطابق کاروبار جاری رکھنے کی اجازت دے۔

تحریر ظہری وہ عبارت جو کسی کاغذ کی پشت پر لکھی جاتی ہے۔ (صہ ۳۷۸)

تحریر کی جمع تحریریں اور تحریرات ہوتی ہے۔ ان کے مجموعہ کو عام معنوں میں کتاب کہا جاتا ہے۔ جس کے عام طور پر یہ معانی لئے جاتے ہیں۔

(۱) نوشتہ۔ (۲) پوتھی۔ (۳) گرنتھ (۴) جلد (۵) نسخہ (۶) رسالہ (۷) بہی کھاتہ (۸) رجسٹر۔

مذہبی لحاظ سے لفظ کتاب، کتابِ آسمانی۔ کتابِ الٰہی، پر بولا جاتا ہے یعنی وہ کتاب جو کسی پیغمبر کے وسیلے سے بطور احکام خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو جیسے قرآن شریف، تورات انجیل، زبور۔ کتابِ ہدیٰ ہدایت کرنے والی کتاب یعنی قرآن مجید۔ کتاب بہ لفظ تحریر، نوشت۔ کاپی نویسی کے معنی دیتا ہے۔ کتابت۔ کتابی سے منسوب ہے اور یہ لکھی ہوئی تحریری کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کتابہ کتبہ، وہ عبارت جو کتبوں پر لکھی جائے۔ (فیروز اللغات صہ ۱۹۶)

لفظ تحریر کے معنوں پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ خاص طور پر مذہبی کتب پر بولا جاتا ہے اور عمومی طور پر ہر قسم کی تحریر یعنی کتاب۔ لکھائی۔ تحریر۔ نوشت وغیرہ مراد ہوتی ہے گویا تحریر کے معنی بہت وسیع ہیں۔ غرضیکہ جو کچھ کاغذ پر لکھا جائے اس پر اطلاق ہوتا ہے۔ اب ذرا اس کے اس پہلو کا ذکر ہو جائے کہ تحریر کا آغاز کب اور کہاں سے ہوا۔

یاد رہے کہ قدیم زمانہ میں تحریریں درختوں کے پتوں، چھال، سوتی اور ریشمی کپڑے۔ مٹی کی تختی۔ چمڑے اور پیپرس پر لکھی جاتی تھیں۔ قدیم بابل اور شام میں کتاب سے وہ اینٹ جیسی قرص یا تختی مراد ہوتی تھی جس پر کچھ علامتیں کندہ ہوتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات بھی پتھروں پر کندہ کی گئی تھی۔ مصر میں لفظ کتاب یا تحریر نقشہ کی طرح لکڑی اور چرمی کاغذ کے لئے مستعمل تھا۔ جس پر عبارت درج ہوتی تھی۔ روما اور یونان میں بھی کتاب سے مراد یہی مفہوم لیا جاتا تھا۔ پہلے کتب ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں۔ مطبوعہ کتب کا رواج یورپ میں پندرھویں صدی میں ہوا۔ لیکن شکل وصورت میں بالکل قلمی نسخوں جیسی تھیں۔ سولھویں صدی میں ان کی ضخامت کچھ کم کی گئی اور چرمی جلد استعمال ہونے لگی مشین کی ایجاد نے اس کے حجم اور قیمت میں اور کمی کر دی اور تعداد میں بہت اضافہ کر دیا۔

تحریر یعنی کتاب میں خود ہمارے یا ہمارے آباؤ اجداد کے تجربات کا ذکر اور ریکارڈ ہوتا ہے۔ یوں تو ہر شخص تمام عمر قدرتی طور پر علم حاصل کرتا رہتا ہے لیکن اگر اس علم یا تجربہ پر جلد عبور کرنا مقصود ہو تو تحریرات کا مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایک فرد کا تجربہ اور علم اتنا وسیع نہیں ہو سکتا جتنا صدیوں میں حاصل کردہ بے شمار افراد کا جو تحریرات کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے اور اس طرح انسانی عمر طبیعی میں ہزارہا سال کی جمع شدہ واقفیت حاصل ہو کر مزید واقفیت کا باعث بنتی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سائز کے لحاظ سے تحریرات کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک کاغذ کے تختہ کو ایک دفعہ شکن دینے پر دو ورق یا چار صفحے حاصل ہوتے ہیں۔ اس شکل میں تحریر طبع ہو کر "فولیو" کہلاتی ہے۔ اگر اس فولیو کو چوڑائی کے رُخ ایک اور شکن دے دی جائے تو چار ورق اور آٹھ صفحے حاصل ہوں گے اور اس سائز کی تحریر یا کتاب کو "کوارٹر" یعنی چوتھائی کتاب کہلائے گی۔ مزید شکن دینے پر ۱۶ صفحے اور آٹھ ورق کتاب "اکٹیوو" کہلاتی ہے۔ اسی طرح ۱۲، ۲۴، ۳۶ صفحوں والے سائز بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کا انحصار کاغذ کو تہہ کرنے کے طریق پر ہے۔

دنیا میں یوں تو بے شمار تحریرات ہیں یعنی کتب ہیں یعنی کتب۔ ان میں چند مشہور و معروف اور اہم تحریرات کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ کتاب الاصنام الاصنام جمع ہے اور اس کا واحد الصنم، معبود۔ بت۔ پتھر کے تراشے ہوئے۔ یہ کتاب ابن عثمان عمر بن بحر الجاحظ کی تصنیف ہے جو ۲۰۰ء میں فوت ہوئے۔ اس کتاب میں چھوٹے معبودوں اور قدیم عربوں کے بتوں کا ذکر ملتا ہے۔

۲۔ کتاب الامارۃ والسیاسۃ مشہور اور مستند عربی تصنیف ہے جو حکمران اور حکمرانی کی سیاست پر مشتمل ہے۔ ابو عبداللہ احمد بن سلیمان الزبیری الشافعی کی تصنیف ہے جو ۳۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

۳۔ کتاب البلدان یہ عربی کتاب "فتوح البلدان" نام کی عربی کتاب سے مختلف ہے اسے ۸۹۱ء تا ۸۹۲ء میں شیعہ مصنف ابن الواقع الیعقوبی نے تصنیف کیا جو آرمینیا اور خراسان کا باشندہ تھا اس کتاب میں مکمل اور اقتصادی تفصیلات درج ہیں۔

۴۔ کتاب الخراج یہ امام ابو حنیفہؒ (امام اعظم) کے مشہور اور ممتاز شاگرد امام ابو یوسف کی تصنیف ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اپنی تعلیمات اپنے شاگردوں کو زبانی دیا کرتے تھے۔ ۷۹۶ء میں امام یوسف نے اپنے استاد کے اہم ارشادات کو اپنی تصنیف کتاب الخراج میں پیش کیا جو علم فقہ کی مستند کتابوں میں سے ایک ہے۔ آپ خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں تھے۔ اس کتاب میں زیادہ تر خراج کے مسائل ہیں اور اس لحاظ سے اسے اس زمانہ کا قانون مال گزاری کہہ سکتے ہیں۔ زمین کی اقسام بلحاظ حیثیت اور بلحاظ نوع لگان کی مختلف شرحیں۔ کاشتکاروں کی حیثیتوں کا اختلاف پیداوار کی اقسام درج ہیں۔ اسی کتاب کی طرزِ تحریر بڑی آزادانہ ہے اور قواعد و ہدایتوں کے ساتھ خلیفۂ وقت کو متوجہ کیا گیا ہے۔

"الخراج" نام کی دوسری کتاب ۹۲۸ء میں قدامہ نام کے نومسلم مسیحی نے جو بغداد کے مرکزی محاسبہ کے محکمہ مال میں محاسب اعلیٰ تھا تحریر کی۔ جس میں مملکت خلافت کی صوبائی تقسیم پر بحث کی گئی ہے۔ نیز محکمہ ڈاک کی تنظیم، ہر ضلع یا علاقے کی ٹیکسیشن کا ذکر ہے۔

انسانی تحریریں تو دنیا میں نظر آتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان سے ہر صاحبِ ذی عقل و شعور فائدہ اٹھاتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب یہاں ایک ایسی تحریر کا ذکر ہو جائے جو کسی کو بھی نظر نہیں آتی لیکن ہے حقیقت پر مبنی۔ اس تحریر کا تعلق ہر انسان کے ایمان سے ہے وہ اس طرح کہ جو شخص قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب سمجھتا اور یقین کرتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس تحریر پر ایمان لائے۔ یہاں مراد "کراماً کاتبین کی تحریر ہے۔ اس کے متعلق یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں جو ہر انسان پر متعین ہوتے ہیں اور اس کے ہر قول و فعل کا اندراج کرتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ ان کا نام ہے اور بعض اس کو ان کی صفت بتاتے ہیں یعنی "بڑے زبردست لکھنے والے" ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ انسان کے دونوں جانب (کندھے پر) بیٹھے ہوتے ہیں اور اس کا ہر ہر لفظ و حرکت نوٹ کرتے جاتے ہیں۔ ایک جگہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان جہاں جاتا ہے وہ اس کے اقوال و افعال دونوں کی نگرانی کرتے ہیں اور ان کو تحریر میں لے آتے ہیں۔ یہی نامۂ اعمال کہلاتی ہے اور قیامت کے روز اس کے مطابق جزا اور سزا ہو گی جس کا

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۳۰ جون ۱۹۹۳ء

Status of teachers

RECENTLY the inaugural session of a national seminar on education sponsored by a leading English monthly magazine, 'Education 2000' was held in Karachi. Dr. Ehsan Rashid presided over the seminar at which Mr Illahi Bakhsh Soomro was the chief guest.

Mr Soomro's remarks that educational programmes at any level are not giving satisfactory results because the teachers who operate them do not enjoy good social status in society became the focal point of discussion by a large number of speakers. He observed that heads of well known institutions and university professors are rarely seen at public functions, parties and receptions held in honour of distinguished guests from home and abroad.

In our authoritarian system of educational management and policy planning the leadership role of the teacher has been reduced to the minimum. They have now adopted a defensive outlook because they have no participation role in the decision-making process of academic programmes. Their status has been further downgraded as a result of serening actions from time to time with the change of government under which senior teachers holding administrative positions are dismissed or prematurely retired. The mass media has so much glorified players, musicians, actors, poets and stage artistes that the society has no time for appraising the performance of teachers. In western countries teachers are treated as community leaders even by the social and economic elite. The University professors exert tremendous influence on the development of attitudes, social norms and values.

If we are really interested in raising the status of teachers in Pakistan, we must help them in their professional growth and educational advancement.

For proper induction into of 21st century, the teachers of today should develop the following potentialities. 1. Placing higher values on honesty, devotion to duty and impartiality; 2. Qualities of leadership and ability for development of personality and character of pupils and 3. Willingness for experimentation and acceptance of innovative methods and techniques.

Prof. AMANAT ALI
Karachi

DAWN WEDNESDAY, JUNE 30, 1993

پروفیسر امانت علی (کراچی) ڈان کے ۳۰ جون ۹۳ء کے شمارے میں اساتذہ کے سٹیٹس کے متعلق کہتے ہیں:

حال ہی میں انگریزی ماہنامہ "دی ایجوکیشن ۲۰۰۰" کی طرف سے کراچی میں ایک سیشن منعقد کیا گیا۔ جس میں تعلیم زیر موضوع تھا۔ ڈاکٹر احسان راشد نے اس سیمینار کی صدارت کی اور اس کے چیف گیسٹ مسٹر الٰہی بخش سمرو تھے۔

مسٹر سمرو نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہر سطح پر تعلیم کا پروگرام غیر تسلی بخش نتائج پیدا کر رہا ہے کیونکہ جو اساتذہ ان اداروں میں کام کرتے ہیں۔ ان کا سماجی سٹیٹس ان کے لئے خوشی کا باعث نہیں ہے۔ اور یہی وہ بات تھی جو باقی تمام مقررین کی تقاریر کا مرکزی نکتہ بنی۔

انہوں نے کہا کہ خاصے معروف اداروں کے سربراہ اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر پبلک تقاریب میں بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ اسی طرح پارٹیوں میں بھی انہیں کم دیکھا جاتا ہے۔ اور استقبالیہ واقعے پر بھی وہ کم نظر آتے ہیں۔ یہ استقبالیہ پاکستانی اور غیر پاکستانی معززین کے لئے ہوتے ہیں۔ ہمارے جاگمانہ تعلیمی سسٹم میں اور اسی طرح پالیسی بنانے کے لئے لیڈرشپ کے رول میں پالیسی سازی میں اساتذہ کو بہت کم تر موقعہ دیا گیا ہے۔ اب انہوں نے ایک دفاعی نظریہ قائم کر لیا ہے کیونکہ انہیں کسی فیصلہ کرنے والے عمل میں شریک ہی نہیں کیا جاتا۔ ان کے سٹیٹس کو مزید کم کر دیا گیا ہے۔ بوجہ اس کے کہ حکومتوں کے بار بار بدلنے کی وجہ سے سیریٹنگ ایکشن ہوتی ہے۔ جسکے کے ماتحت سینئر اساتذہ کو جنکے پاس انتظامیہ اختیارات ہوتے ہیں برطرف کر دیا جاتا ہے یا قبل از وقت ریٹائر کر دیا جاتا ہے۔ ذرائع ابلاغ نے کھلاڑیوں کو، گانا جاننے والوں کو، ایکٹروں کو، شعراء کو اور سٹیج آرٹسٹوں کو اتنا زیادہ اوپر اٹھا دیا ہے کہ سماج کے لئے اب اساتذہ کے کام کے متعلق سوچنے کے مواقع ہی نہیں ہیں۔

مغربی ممالک میں اساتذہ کے ساتھ کمیونٹی کے راہنماؤں جیسا سلوک کیا جاتا ہے حتیٰ کہ سماجی اور اقتصادی بڑے لوگ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ جہاں تک یونیورسٹی کے پروفیسروں کا تعلق ہے وہ بہت با اثر ہوتے ہیں اور ان کے سماجی طریق کار اور اقدار اور رویوں کے سلسلے میں خاصے موثر ثابت ہوتے ہیں۔ (ان کے سماجی طریق)

اگر ہم واقعی اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ پاکستان میں اساتذہ کے سٹیٹس کو بلند کریں تو ہمیں چاہیئے کہ ان کے پیشہ وارانہ فروغ کے لئے ان کی مدد کریں اور ایسا ہی تعلیمی ترقی کے لئے بھی۔ ۲۱ ویں صدی میں صحیح طور پر داخل ہونے کے لئے آج کے لئے آج کے اساتذہ کو چاہیئے کہ درج ذیل خصوصیات پیدا کریں۔

۱۔ انہیں چاہیئے کہ دیانت داری کی اقدار کو بہت اونچا سمجھیں اپنے کام کے ساتھ پوری طرح لگن پیدا کریں اور وہ بھی بلا تمیز این و آں۔

۲۔ لیڈرشپ کی صفات پیدا کریں اور اپنی شخصیت کے فروغ کے لئے اپنے اندر قابلیت پیدا کریں اور اسی طرح طلباء کی کردار سازی کے لئے بھی۔

۳۔ اس بات کے لئے تیار رہیں کہ نئے سے نئے تجربے کریں اور نئے سے نئے طریق اور ٹیکنیک کو قبول کرنے کی خواہش پیدا کریں۔

دی نیوز انٹرنیشنل
۳ جولائی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۳ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں پوپر (POOPER) لمبے انتظار کے عنوان سے کہتے ہیں۔

جنرل بیگ نے ان لوگوں کو جو ملک میں افراتفری اور خانہ جنگی پیدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں متنبہ کیا ہے۔ بیگ کے بیان کے معاً بعد ایک انگریزی روزنامے نے ۳۰ جون کو ایک اداریہ سپرد قلم کیا جس میں کہا گیا کہ فوج کا نیوٹرل رہنا سیاہ بادلوں کے حاشیے پر ایک چاندی کی تار ہے لیکن یہ چاندی کی تار کس کے لئے ہے۔ کیا یہ ملک کے لئے ہے یا سیاستدانوں کے لئے جو جمہوریت کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

ہم یہ تصور کر سکتے ہیں کہ تیسری دنیا کے ایک ملک میں جہاں مارشل لاء کی تاریخ موجود ہو جمہوریت جب تک کہ وہ جڑیں نہ پکڑ لے زیادہ سے زیادہ ایک کمزور یا غیر موثر حکومت کا ذریعہ بنتی ہے اور اسی لئے بہت سی خامیوں کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم اپنے ملک سے مذاق ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے۔ ہندوستان کہ طرف سے خطرہ جو کسی قدر ٹلا ہوا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس دوران

باقی صفحہ ۶ پر

The long wait

From Pooper

General Beg has sounded a warning to those who are hellbent on causing chaos and anarchy in this country. Close on the heels of Beg's statement came an editorial in an English daily on June 23 saying that the army's neutrality was the only silver lining in the dark clouds. Silver lining for whom? For the country or for the politicians who are making a mockery of democracy?

We may assume that in a third world country with a history of military rule, democracy, till it takes root, can at best mean a weak or ineffective government and thereby condone many lapses but we cannot permit the country to be turned into a laughing stock. The temporary hiatus in the threat from India should have been used to strengthen ourselves internally but instead we have weakened ourselves and exposed cracks which our enemies can turn into fissures and yawning gaps.

We have given India a chance to realign its foreign policy, refurbish its image and move its army into Kashmir for the kill. Once its genocide policy "solves" the Punjab and Kashmir problems, it will strengthen its ties with the US and Israel, Then it turn its attention to us.

We have been without an effective government since April. It means that for external relations we do not have a point of contact and therefore no one is likely to take us seriously. It also means loss of administrative control over the internal situation in spite of the fact that we have a strong and competent bureaucracy. About economy the less said the better.

The restoration of the National Assembly has put the Eighth Amendment in its right perspective. But the government is moving against this amendment at a time when it is not in our interest. Again under the cosmetic overtures of reconciliation both the opposition and the government are actively engaged in undermining each other. The president and the federal government are battling it out in the provinces.

The conclusion that can be drawn from this state of affairs is that we are likely to be without a government for a long time to come even if, in our quest for democracy, we continue on our present course.

The need of the hour is a body which can govern and give policies without fear for its own survival. The responsibility for evolving such a system rests on the president and, on behalf of the armed forces, on the Chairman Joint Chiefs of Staff Committee.

This supreme body which could be called the National Security Council must be constituted without delay and through its collective strength must influence and guide events to give us hope in our destiny.

All the important ministries, judiciary, government, president and the armed forces must be represented and rising above self-interest they must govern and administer the country ensuring external and internal defence till the return of stability and sanity.

Lahore

The News International, Saturday, July 3, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۴

نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گا وہ دوزخ کا مستحق ہوگا۔ قرآن کریم میں ایک جگہ نامہ اعمال کے بھاری اور ہلکا ہونے کا بھی ذکر ہے جس کے معنے نیکیوں کے زیادہ اور کم ہونے کے ہیں۔ (انسائیکلو پیڈیا اردو صفحہ ۱۲۳۶)

تحریروں کا کچھ ذکر ہوا ہے تو اس ضمن میں دنیا کے چند مشہور و معروف کتب خانوں (LIBRARIES) کا بھی ذکر ہو جائے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ عمارات جن میں خاص لوگوں یا عوام کے پڑھنے اور مطالعہ کے لئے کتب کا ذخیرہ مہیا ہو اسے عربی زبان میں دارالمطالعہ کہا جاتا ہے۔ اسی لفظ کے معنی انگریزی میں LIBRARY کے ہوتے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس قسم کے کتب خانے زمانہ قدیم سے موجود ہیں جب ابھی فن طباعت کا رواج نہیں ہوا تھا۔ سب سے قدیم کتب خانہ قدیم نینوا کے کھنڈرات سے برآمد ہوا ہے اس میں جو کتب ہیں وہ پہلے مٹی کی کچی تختیوں پر تحریر کی گئیں۔ پھر ان کو پکایا گیا۔ ٹامی والیٔ مصر کے عہد میں سکندریہ شہر میں دو عظیم الشان کتب خانوں کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ لیکن وہ زمانے کی دست برد سے محفوظ نہ رہ سکے۔

زمانہ حال کی بڑی بڑی لائبریریوں میں ویٹیکن روم میں پاپائے اعظم کی لائبریری ہے جو ۱۵۸۸ء میں موجودہ عمارت میں آئی تھی۔ پیرس (فرانس) کی قومی لائبریری۔ نیویارک (امریکہ) کی استوڈ لائبریری۔ بومدین لائبریری۔ آکسفورڈ اور برٹش میوزیم لائبریری ماسکو کی لینن لائبریری بہت بڑے بڑے کتب خانے ہیں۔ سٹیٹ گرٹ جرمنی میں ایک چوٹی کا کتب خانہ ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اعلیٰ درجے کے کتب خانے ہیں۔ پاکستان میں مرکزی حکومت کا کتب خانہ اور مرکزی عجائب گھر کا کتب خانہ کراچی میں ہے۔ لاہور کی یونیورسٹی لائبریری۔ پبلک لائبریری محکمہ آثار قدیمہ کی لائبریری شاندار لائبریریاں ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج لاہور اور میڈیکل کالج کے کتب خانے بھی صف اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔ کتب خانہ دیال سنگھ کالج بھی عمدہ ہے۔ ربوہ پاکستان میں خلافت لائبریری منفرد سمجھی جاتی ہے۔ دنیا کے کتب خانوں کے موضوع پر سب سے بلند پایہ کتاب ریڈنگ روم آف دی برٹش میوزیم (برطانوی عجائب گھر کا دارالمطالعہ) انگریزی زبان میں ایک مشہور تصنیف ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔

تحریر کے متعلق یہ بھی عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفافہ (کاغذی بٹوا) جس میں تحریر۔ چٹھی بند کر کے بھیجی جاتی ہے کی ایجاد کا سہرا قدیم اشوری لوگوں کے سر ہے جو اپنی تحریرات گیلی تختیوں پر کرید کر لکھا کرتے تھے۔ اسی قسم کی تحریروں اور چٹھیوں کے بے شمار انبار نینوا کے کھنڈرات سے ملے ہیں ان اشوریوں کے حالیہ جانشین عرب لوگ ہیں۔ یورپ میں لفافہ کا رواج ۱۸۴۰ء میں ہوا جب انگلستان میں ٹکٹ جاری ہوا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تقریر کا اثر سامع پر ہوتا ہے لیکن یہ اثر عارضی اور وقتی جذبہ کے تحت ہوتا ہے کیونکہ انسان سننے کے وقت عمل کرنے کا بھی عزم کرتا ہے مگر جونہی وہ مجلس سے اٹھا تقریر میں سنے ہوئے خیالات ہوا میں اڑ گئے۔ بسا اوقات اس سے بہت کم فائدہ اٹھانے کا موقع پاتا ہے۔ اس کے برعکس تحریر پڑھتے وقت اس کے دل و دماغ کو متاثر کرتی ہے وہ بار بار پڑھتا ہے اور لطف اندوز ہوتے کے ساتھ ساتھ عمل کی بھی کوشش کرتا ہے مختصر یہ کہ تحریر کی اہمیت و افادیت تقریر سے کئی گنا زیادہ ہے اس کا اثر دیرپا اور پائیدار ہوتا ہے حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری جماعت کے بہت اچھے عالم اور مناظر تھے۔ انہیں تقریر کے ساتھ تحریر کا حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مشورہ دیا تو آپ نے بہت اچھی کتب تصنیف فرمائیں۔ یہ کتب جماعت کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۵

اپنے اندرونی استحکام کو مضبوط کر لیں۔ ایسا کرنے کی بجائے ہم نے اپنے آپ کو مزید کمزور کر لیا ہے اور ہم نے اپنے استحکام میں پڑی ہوئی دراڑیں دکھانی شروع کر دی ہیں۔ اور یہ ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہمارا دشمن زیادہ بڑھا چڑھا سکتا ہے۔ ہم نے ہندوستان کو موقع دیا ہے کہ وہ ہماری خارجہ پالیسی کے خلاف بولے اپنے تصوّر کو بہتر بنائے اور اپنی فوج کو کشمیر میں بھیج کر لوگوں کی ہلاکت کا باعث بنے۔ جب اس کی قتل عام کی پالیسی پنجاب اور کشمیر کے مسائل کو حل کر لے گی۔ تو یہ اپنے تعلقات کو امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ مزید مضبوط کرے گا۔ پھر اس کی توجہ ہماری طرف مبذول ہوگی۔ اتوار سے اب تک ہمارے پاس کوئی مؤثر حکومت نہیں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک خارجی تعلقات کا سوال ہے باہر کا کوئی ملک بھی ہمارا ساتھ نہیں دے گا۔ اور نہ ہم کسی سے رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہمارے اندرونی حالات پر انتظامی کنٹرول کم ہو گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے پاس ایک بہت مضبوط اور قابل بیوروکریسی موجود ہے۔ جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق کچھ نہ کہا جائے تو بہتر ہے۔

قومی اسمبلی کی بحالی نے آٹھویں ترمیم کو اپنے صحیح مقام پر رکھ دیا ہے لیکن حکومت اس ترمیم کے خلاف ایک ایسے وقت میں کام کر رہی ہے۔ جب کہ یہ بات ہمارے فائدہ میں نہیں ہے۔ ایک دوسرے سے تعلقات بہتر بنانے کے پردے میں حکومت اور حزب اختلاف دونوں ایک دوسرے کو کمتر بنا دینے میں مصروف ہیں۔ صدر اور وفاقی حکومت صوبوں کے ساتھ مناقشے میں مصروف ہیں۔

ان باتوں سے جو نتیجہ نکالا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ عنقریب ہم ایک لمبے عرصے کے لئے کسی بھی حکومت سے محروم ہو جائیں گے اگر ہم موجودہ روش پر چلتے رہے جو کہ جمہوریت کی تلاش ہے۔

اس وقت ضرورت ایک ایسی تنظیم کی ہے جو حکومت کر سکے اور اپنے استحکام کے سلسلے میں کسی خوف کے بغیر پالیسیاں بنا سکے۔ ایسا سسٹم تیار کرنے کے لئے صدر مملکت ہی کام آ سکتے ہیں۔ اور افواج کی طرف سے جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین۔ یہ تنظیم اعلیٰ جسے نیشنل سیکورٹی کونسل کہا جا سکتا ہے بغیر کسی تاخیر کے تشکیل دی جانی چاہئے۔ اور اس کی مجموعی طاقت کو چاہئے کہ وہ حالات پر اثر انداز بھی ہو اور صحیح رہنمائی کرتے ہوئے بہتر تقدیر کی امید دلائے۔

تمام اہم وزارتیں، عدلیہ، حکومت صدر اور مسلح افواج کو اس کمیٹی میں نمائندگی ملنی چاہئے اور ذاتی مفادات سے بالا ہو کر انہیں چاہئے کہ وہ حکومت کریں اور ملک کا نظام سنبھالیں اور بیرونی مسائل سے نبٹیں بھی۔ اور اندرونی تحفظ کا بھی یقین دلائیں جب تک کہ ہوشمندی کا یہاں استحکام نہیں ہو جاتا۔

(یہ خط لاہور سے لکھا گیا)

بقیہ: صفحہ ۳

تاکہ وہ حالات کو بہتر بنا سکے۔ لیکن وزیر خارجہ شمعون پریز نے کہا ہے کہ وہ کسی بھی ایسی ٹیم کے علاقے میں آنے کے خلاف ہیں اور وہ امریکہ کی ٹیم کو یہ واضح طور پر بتا دینا چاہتے ہیں۔

چونکہ مشرق وسطیٰ قیام امن کا دسواں دور بھی ناکام ہو چکا ہے۔ اس لئے امریکہ کے فیصلے کے مطابق ڈینس راس جو اس گفتگو کے لئے رابطہ کا کام دیتے ہیں وہ اس ہفتہ مشرق وسطیٰ آکر عربوں اور اسرائیلیوں کے اختلافات کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ دو طرفہ گفتگو جاری رہے اور کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔

یزک رابین نے فرانس اور ہالینڈ کے دورے سے واپس آکر اس امریکی ٹیم کے متعلق بتایا اور کہا کہ وہ اس بات کے خلاف نہیں ہیں کہ امریکہ ذاتی طور پر ان کوششوں کو کامیاب کرنے کے لئے ایک ٹیم بھیجے اور عربوں اور اسرائیلیوں کے ذہنی فاصلوں کو کم کیا جائے۔ امریکہ کی وجہ سے مصر اور اسرائیل نے آپس میں ۱۹۷۹ء میں امن معاہدہ کر لیا تھا۔ اس لئے اسرائیلی یہ سمجھتے ہیں کہ اب بھی اگر امریکی آگے بڑھ کر کوشش کریں تو کسی اور عرب ملک سے بھی ویسا ہی معاہدہ ہو سکتا ہے اگر ایسا معاہدہ ہو جائے تو قیام امن کی کوششوں کو کامیابی کے قریب لایا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مورخہ ۱۲ ستمبر ۹۲ء کو مکرم شجاع الدین سیف صاحب کی صاحبزادی ارم سیف صاحبہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۹ جولائی ۹۰ء کو مکرم حفیظ احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب آف کراچی کیساتھ لندن میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے مبلغ پچاس ہزار کرونز حق مہر پر پڑھا اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرما کر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ ۱۲ ستمبر کو رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی جسکے اختتام پر مکرم مربی انچارج صاحب ڈنمارک نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اگلے دن دعوت ولیمہ کا اہتمام بڑے وسیع پیمانے پر کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ ڈنمارک کے علاوہ جرمنی، سویڈن اور لندن سے دیگر احباب اور عزیز و اقارب نے شرکت کی۔ عزیزہ ارم سیف صاحبہ مکرم میر فضل الدین صاحب کی نواسی اور سیف الدین سیف صاحب کی پوتی ہیں اسی طرح مکرم حفیظ احمد صاحب مکرم میر فضل الدین صاحب کے نواسے اور مکرم حضرت عبدالعزیز صاحب کے پوتے ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ کی خوشدامن صاحبہ محترمہ مجیدہ اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف کھوکھر صاحب صدر حلقہ گلشن اقبال شرقی کراچی ان دنوں بیمار ہیں اور جناح ہسپتال کراچی کے کارڈیالوجی وارڈ میں دل کا اپریشن ہونا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

کامیابی

○ مکرم بشیر احمد صاحب عاصی جلالپور جٹاں (گجرات) کی بیٹی نے امسال مڈل بورڈ کے امتحان میں ۸۵۰ میں سے ۷۳۳ نمبر حاصل کر کے جلالپور جٹاں کے سنٹر سے اول پوزیشن حاصل کی اور وظیفہ کی مستحق قرار پائی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو مزید دینی و دنیوی کامیابیوں سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا محمد یوسف آف سیالکوٹ گنگ والے ۱۴ جولائی ۱۹۹۳ء کو دارالنصر شرقی ربوہ میں صبح سات بجے وفات پا گئے ہیں۔ جنازہ بیت المہدی میں اسی روز بعد عصر پڑھایا گیا۔ جسکے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۸۶ میں

دولت بی بی بنت محمد رمضان قوم رانا پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳۰ حلقہ بیت المبارک ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۳۲ روپے (۲) فروخت شدہ مکان نقد -/۵۰۰۰ روپے۔ اسی وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ دولت بی بی ۲۳۰ حلقہ بیت المبارک ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حافظ اختر رشید کارکن حفاظت خاص پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ محمد اکبر پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۸۷ میں

غلام فاطمہ بیوہ چوہدری عبدالقدیر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۲/۱ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے (۲) ترکہ خاوند حصہ وراثت ایک کنال مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے۔ (۳) سات مرلہ سکنی زمین ترکہ خاوند سے حصہ وراثت مالیتی -/۷۰۰۰ روپے (۴) حق مہر -/۳۲ روپے۔ (۵) رہائشی مکان ترکہ خاوند مالیتی ۸۰ ہزار روپے کا ۱/۸ حصہ -/۱۰۰۰۰۔ (۶) سلائی مشین پرانی مالیتی -/۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ غلام فاطمہ بیوہ چوہدری عبدالقدیر احمد نگر نزد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالقدوس پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ اعجاز احمد ولد منشی محمد صادق صاحب احمد نگر۔

مسل نمبر ۲۸۹۸۸ میں

ستار احمد ولد اللہ یار صاحب قوم مہر پیشہ دکانداری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل حال مظفر گڑھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) فروخت شدہ زرعی زمین ۴ کنال ۱۸ مرلہ نقد -/۷۲۵۰۰ روپے۔ (۲) دکان کریانہ مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت دکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ستار احمد پوسٹ بکس نمبر ۸۷ مظفر گڑھ شہر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۶۳۴۰ مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد باجوہ امیر ضلع مظفر گڑھ۔

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات و عطیات سے ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گزارش ہے

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۱ جولائی ۔ تیز دھوپ کی وجہ سے گرمی کا احساس دوبارہ بڑھ رہا ہے۔

○ نگران وزیراعظم مسٹر معین قریشی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی رہائش گاہ پر ان سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی جس کے بعد انہوں نے بتایا کہ محترمہ کی انتخابی اصلاحات کی تجاویز پر وہ سنجیدگی سے غور کریں گے انہوں نے کہا کہ میں محترمہ بے نظیر کا احترام کرتا ہوں اور ان کو اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ وزیراعظم تھیں۔ محترمہ بینظیر نے کہا کہ وہ نگران حکومت سے تعاون کریں گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے انتخابات کے نتائج کو غیر متنازعہ بنانے کے لئے تجویز پیش کی ہے کہ انتخابات کرانے کی ذمہ داری فوج کو سونپی جائے۔

○ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن کی ہر تجویز پر غور کریں گے۔ منصفانہ انتخابات کا انعقاد نگران حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

○ ایم کیو ایم (حقیقی) کے چیئرمین مسٹر آفاق احمد خان نے کہا ہے کہ سیاسی وجوہ پر سندھ آپریشن کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکا۔

○ جنوبی پنجاب اور بالائی سندھ میں طوفانی بارشوں سے سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے۔ خانپور میں سب سے زیادہ ۲۲۰ ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ ملتان میں مسلسل ۱۲ گھنٹے بارش ہوتی رہی۔ سکھر بہاولپور بہاولنگر فیصل آباد خیرپور کے علاوہ کئی شہروں میں شدید بارشوں کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے آئندہ انتخابات میں کسی پارٹی کو اکثریت حاصل نہ ہو سکے گی۔ نئے وزیراعظم اگر انتخابی اخراجات قانون کے اندر رکھ سکیں اور امن برقرار رکھ سکیں تو یہ ان کا ایک بڑا کارنامہ ہوگا۔

○ لاپتہ سیکرٹری پنجاب اسمبلی کوریا چلے گئے ہیں۔

○ آئی جے آئی کے سربراہ میاں نواز شریف سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے اور متاثرین میں امدادی سامان تقسیم کریں گے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ انتخابات کا لوگوں کو انتظار، انتظار اور بس انتظار کرنا چاہیئے۔

○ امریکی اخبار ایشین وال سٹریٹ جرنل کے ایڈیٹر نے سی این این کو انٹرویو میں توقع ظاہر کی ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو دوبارہ اقتدار میں آجائیں گی

○ چین نے پاکستان کو میزائیل ٹکنالوجی دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ بوسنیا کے صدر نے دارالحکومت سراجیوو پر سربوں کے تازہ وسیع حملے کو رد کرنے کے لئے اقوام متحدہ سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔

○ پنجاب میں حالیہ بارشوں اور سیلاب سے ۶۵۰ دیہات متاثر ہوئے ہیں اور وسیع رقبہ پر کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب کی امدادی کارروائیوں کے ڈائریکٹر نے لاہور میں بتایا ہے سیلاب اور بارشوں سے نو ۹ افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ نے پاکستان میں اعلیٰ ترین سرکاری سطح پر تمام متعلقہ فریقوں پر زور دیا تھا وہ پاکستان میں صرف آئین اور قانون کے مطابق اپنے اقدامات کریں جن سے جمہوریت مستحکم ہو۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ یہ بات اس لئے بھی زیادہ اہم ہے کہ امریکی قوانین کے مطابق ایسے ممالک کی امداد معطل کر دی جاتی ہے۔ جہاں ایک منتخب حکومت کی جگہ فوج اقتدار سنبھال لے۔ امریکہ نے پاکستانی قیادت پر یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ مارشل لاء کا نفاذ ایک ایسے وقت میں پاکستان کے امیج کو نقصان پہنچا سکتا ہے جب اقتصادی اصلاحات کا عمل جاری ہے۔

○ مسلح افواج کے سربراہوں کا ایک اہم اجلاس منگل کو جائنٹ سٹاف ہیڈکوارٹرز چکلالہ میں ہوا اس میں آئندہ انتخابات میں فوج کے امکانی کردار کا جائزہ لیا گیا۔

○ نگران وزیراعظم معین قریشی نے سابق صدر غلام اسحٰق سے تنہائی میں ملاقات کی۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ ایک ہی دن الیکشن کرانے پر غور کیا جائے گا۔ ۶ اکتوبر کی تاریخ میں ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ ۹ اکتوبر کی تاریخ تبدیل کرنے پر غور ہوگا۔

WANTED

ACCOUNTANT FOR TEXTILE MILL LOCATED IN RAIWIND.

THE CANDIDATE MUST HAVE:

* AT-LEAST THREE YEARS EXPERIENCE IN A REPUTABLE SPINNING MILL IN SIMILAR POSITION.
* PASSED INTER C. A. OR ICMA PART III.
* B. COM WITH FIVE YEARS RELEVANT EXPERIENCE MAY ALSO BE CONSIDERED.
* KNOWLEDGE OF COMPUTER WILL BE AN ADVANTAGE
* AGE UPTO MID FORTIES

ONLY THOSE WHO MEET THE ABOVE REQUIREMENTS AND WISH TO JOIN US MAY WRITE TO THE UNDERSIGNED WITH HANDWRITTEN APPLICATION, COMPLETE BIO-DATA, COPIES OF TESTIMONIALS LATEST PASSPORT SIZE PHOTO AND LAST SALARY DRAWN. PLEASE ALSO GIVE YOUR CONTACT ADDRESS PH. NO.

MAHMOOD A. BHATTY,
CORPORATE SECRETARY
SHAHNAWAZ TEXTILES LIMITED
19 WEST WHARF, P.O. BOX 4766 KARACHI- 74000
TELE. NO. 202680, 200146 (5 LINES)

مکان برائے فروخت

ایک مکان واقع محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ڈبل سٹوری ہر قسم کی سہولت ہے۔ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔
خواجہ عبدالشکور۔ کوارٹر ۱۵۹ صدر انجمن احمدیہ
فون : ۶۰۵

دل کی امراض اور

HEART CURATIVE SMELL

دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج

ہارٹ کیورٹیو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کے لئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر HEART TONIC SMELL کے مثبت PLUS اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیورٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی-
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ-
بانی کیورٹیو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:- کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گول بازار ربوہ
فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

پتہ